بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ایک ممتاز اور ہر دلعزیز احمدی خاتون شاعرہ محترمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ کا مبنی بر تقویٰ اِقرارِ ایمان

ایک گواہی جو میرے ذمہ تھی

یکم جنوری ۲۰۲۰ بروز بدھ

فیس بک اور واٹس ایپ کے پیارے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے نام ایک پیغام

میرا آپ سب سے تعلق فیس بُک یا واٹس ایپ کی وساطت سے ہے، یعنی ایک لکھاری اور قاری کا رشتہ ہے۔ جو سالہا سال سے جاری ہے۔ آپ سب نے خاکسار کی ٹوٹی پھوٹی ناچیز تخلیقی کوششوں کو سراہا مجھے اعتماد اور احترام دیا، اس کے لئے میں تہہ دل سے آپ کی شکر گزار ہوں۔ میرے قارئین میں سے کسی نے میری سوچوں سے اتفاق کیا کسی نے اختلاف کیا۔ بعض کی طرف سے ناچیز کو بے پناہ خلوص اور پذیرائی ملی اور بعض کی طرف سے بے اعتنائی، خیر جو بھی ملا، خاکسار نے چُوم کر اُٹھا لیا اور جواباً ہر ایک کو پیار، احترام اور اپنی سوچ اور رائے رکھنے کا حق دیا کہ یہی شرف انسانیت ہے۔ ؎

کسی بھی مسلک کی پیروی کر، مگر نہ توہین آدمی کر
کہ احترامِ بشر سے بڑھ کر کوئی نظامِ جہاں نہیں ہے

آپ سب کے ساتھ دوستی، سچائی، ایمانداری اور اخلاص کا تعلق مجھے مجبور کرتا ہے کہ اپنی زبان سے آپ کو سچی بات بتا دوں، تاکہ آپ کو مختلف ذرائع سے مختلف باتیں سُن کر ذہنی پریشانی نہ ہو۔

گزشتہ تقریباً چھ ماہ کا عرصہ خاکسار نے بہت کرب اور تذبذب کے عالم میں گزارا ہے، ایک طویل سفر تھا جو مجھے اپنے اندر کرنا تھا، ایک جان لیوا جہاد تھا جو اپنے نفس کیساتھ کرنا تھا۔ اس کی وجہ ایک لنک تھا جو میرے سامنے آیا۔

www.alghulam.com

چونکہ علم اور جستجو میری فطرت ہے، اس لئے حسبِ عادت اور فطرت میں نے اسے بھی بہت غور وفکر سے پڑھا، سمجھا اور جانچا۔ جس سے مجھے معلوم ہوا کہ حدیثِ مجددین کے مطابق پندرھویں صدی کا مجدد آچکا ہے، وہ بانیِ سلسلہِ احمدیہ کی غلامی کا دعوی دار ہے اور لوگوں کو پکار رہا ہے۔ خاکسار نے اُس داعی کے دعوے کو قرآن کریم، حدیث شریف اور بانیِ سلسلہِ احمدیہ کی کتابوں کی روشنی میں درست پایا۔

چونکہ اللہ تعالیٰ سے مجھے خالص محبت ہے اور اُس کے قُرب کے حصول کے سوا میری زندگی کا کوئی مقصد نہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے کسی قاصد کی آواز کو نظر انداز کرنا میرے لئے ممکن نہیں۔ گو کہ اُس کی آواز پر لبیک کہنا، آگ اور خون کے دریاؤں میں سے گزر کر جانا ہے یا دوسرے لفظوں میں اپنے ڈیتھ وارنٹ پر دستخط کرنا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھیجے ہوؤں کی آواز پر لبیک کہنے والے، ہمیشہ ہی آگ اور خون کے دریاؤں میں سے گزر کر جاتے ہیں۔ ہمیشہ ہی پھانسی کا پھندہ چوم کر اپنی گردنوں میں ڈالتے ہیں، ہمیشہ ہی اکثریت سے الگ سوچ رکھنے کی بنا پر دُکھ سہتے ہیں۔ یہ وہ قانونِ قدرت ہے جو ازل سے جاری ہے اور آبد تک جاری رہے گا۔

ہر دور میں منصور اور سقراط پیدا ہوتے رہیں گے۔

یہ فیصلہ آسان نہیں ہوتا۔ زہر کا پیالہ پی کر انسان ایک دفعہ ہی مرجاتا ہے، پھانسی کے پھندے پر جھولنے والے کی جان بھی چند منٹ میں نکل جاتی ہے لیکن ایسے فیصلے کے بعد ایک احمدی پر جو گزرتی ہے اس سے

سب احمدی خوب واقف ہیں۔ ؎

کچھ سمجھ کر ہی ہوا ہوں موجِ دریا کا حریف

ورنہ میں بھی جانتا ہوں، عافیت ساحل میں ہے

لیکن جس خدا سے مجھے محبت ہے، اسی کی رضا پر چلنے کی خواہش نے مجھے یہ جرأت عطا کی ہے۔آخر مجھے مرنا ہے اور اپنے اللہ کے سامنے پیش ہونا ہے، اس کے کسی فرستادہ سے بے التفاتی کیونکر برتی جا سکتی ہے خواہ اس کی کتنی بھی بھاری قیمت کیوں نہ ادا کرنی پڑے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مامورین اپنے ابتدائی دور میں بہت ہی عام سے اور نا قابلِ توجہ دکھائی دیتے ہیں۔ اور کبھی بھی انہیں خوشی سے قبول نہیں کیا جاتا بلکہ ہمیشہ جھٹلائے اور دُکھ دیئے جاتے ہیں۔ بانی سلسلہ احمدیہ، الوصیت میں فرماتے ہیں کہ

"اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکا دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔"

روحانی خزائن جلد ۲۰۔الوصیت۔صفحہ ۳۰۶ حاشیہ

لیکن ایسی حالت میں پہچاننا اور ماننا ہی اصل جواں مردی ہے۔ دنیا کی رونق، ستائش اور واہ واہ چند روزہ ہے، اُخروی زندگی کی فکر کرنے والے ہی بظاہر نقصان کا یہ سودا کر سکتے ہیں۔

میں نے وصیت بھی کی ہوئی ہے اور اپنی جائیداد، پلاٹ، گاڑی اور اِنکم میں سے 30 / جون 2020ء تک کی کُل ادائیگی کر چکی ہوں۔ مجھے نہیں معلوم اس کا کیا ہوگا۔

مجھے صرف اتنا پتہ ہے کہ میرا رَب میرے ساتھ ہے، وہ میرے دل کو سکینت دیتا رہتا ہے۔ اُسی نے مجھے اتنا بڑا فیصلہ کرنے کی ہمت اور جرأت عطا کی ہے۔

میں بانیِ سلسلہِ احمدیہ سے عشق کی حد تک محبت کرتی ہوں اُن کی شان میں بہت سی نظمیں لکھنے کی توفیق، اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے عطا فرمائی اور جماعت احمدیہ کے ہر فرد کے ساتھ دلی محبت اور اخلاص کا تعلق رکھتی ہوں سب کا احترام کرتی ہوں۔

ایسا ہو جاتا ہے، راستے الگ ہو جاتے ہیں لیکن ہم سب کو کسی بھی حال میں اعلیٰ اخلاقی اقدار اور روایات کو فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ بانیِ سلسلہِ احمدیہ کی یہی اعلیٰ تعلیم ہے۔

میرے بارے میں کوئی منفی رائے قائم کرنے سے پہلے اپنے آباء واجداد کو یاد کیجئے گا جب وہ بانیِ سلسلہِ احمدیہ کے پاس آئے تھے تو ساری برادری، دولت، عزت اور شہرت کو تج کر آئے تھے۔ سچ کا راستہ کبھی آسان نہیں ہوتا، اپنے لہو میں نہا کر رقص کرنا پڑتا ہے۔

جس دھج سے کوئی مقتل میں گیا وہ آن سلامت رہتی ہے
یہ جان تو آنی جانی ہے اس جان کی کوئی بات نہیں

میری کسی سے کچھ رنجش نہیں، یہ میرے اندر کا سفر ہے اور مجھے اکیلے طے کرنا ہے۔ بحیثیت انسان کے میرا آپ سب کے ساتھ جو خلوص و مروت کا تعلق تھا، وہ ہمیشہ رہے گا۔ ان شاء اللہ۔ خاکسار کی زندگی کا اولین مقصد اللہ کی رضا کا حصول ہے، خواہ جس راہ سے بھی ملے۔ مجھے بُرا بھلا کہہ کر اپنے وقار کو نقصان نہ پہنچانا (جماعت احمدیہ باوقار، شائستہ اور مہذب لوگوں کی جماعت ہے) خود تحقیق کرنا اور اللہ سے راہنمائی مانگنا کہ سنجیدہ اور اہلِ علم لوگوں کا یہی شیوہ ہے۔

والسلام

عرشی ملک

یکم جنوری ۲۰۲۰ء

نوٹ: اس میسج کو جتنا چاہیں پڑھیں اور شیئر کریں۔ پڑھنے کے بعد فوری ریکشن کے طور پر مجھے کوئی میسج نہ کریں۔ اگر میسج کرنا ہو تو تین دن کے بعد کریں، جب آپ اس میسج کو اچھی طرح سمجھ چکے ہوں!!!!!!

بہت بہت شکریہ

جلتے سُرخ اَنگارے کو

ارشاد عرشی ملک

کون سمجھتا شہرِ ستم میں عرؔشی حق کے نعرے کو
سب نے ہر پہلو سے جانچا، نفعے اور خسارے کو

دورِ کذب و ریا میں لوگو، سچ کا کہنا سہل نہیں
ہم نے اپنے ہاتھ پہ رکھا، جلتے سُرخ اَنگارے کو

بے نامی کی ٹوٹی پھوٹی چوکھٹ پر آ بیٹھے ہیں
ہم نے اپنے ہاتھوں ڈھایا، شہرت کے چوبارے کو

زندہ لوگ ہی دورِ جنوں میں ہنس کر طوق پہنتے ہیں
قبر و کفن ہی کافی ہیں، بے حِس مُردے بے چارے کو